10505-رمضان کے بعد نصیحت

سوال

رمضان کے بعد کی نصیحت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

کیا روزے دار رمضان کے بعد بھی اسی حالت پر رہتا ہے. جس پر وہ رمضان المبارک میں تھا ؟ یا کہ وہ اس عورت کی طرح کرتا ہے. جس نے سوت کاتا اور کاتنے کے بعد پھر اسے توڑ ڈالا ؟

تو کیا وہ جو رمضان المبارک میں روزہ دار، اور قرآن مجید کا قاری اور تلاوت کرنے والا، اور صدقہ وخیرات کرنے والا، راتوں کو قیام کرنے والا اور دعوتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا تھا ۔

کیا وہ رمضان کے بعد بھی اسی حالت پر رہے گا یا کہ کسی اور راہ یعنی شیطان کے راستے کا راہی بنتا ہوا معاصی وگناہوں کا ارتکاب کرنے لگے گا جو اللہ ورحمن کے غضب کا باعث ہوں ؟

بلاشبہ رمضان کے بعد مسلمان کا اعمال صالح کرنے پر صبر کرنا اور اسی حالت پر باقی رہنا اللہ کریم ومنان کے ہاں رمضان المبارک کے روزے قبول ہونے کی علامت ہے ۔

اور رمضان المبارک کے بعد اعمال صالحہ ترک کرنا اور شیطان کے راستوں پر چلنا ذلت ورسوائی اور حقارت وگھٹیا پن ہے ، جیسا کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

(وہ اس پر ذلیل ہوگئے تو اس کی نافرمانی شروع کردی اور اگر وہ اس کے ہاں عزت والے ہوتے تو وہ انہیں اس سے بچا لیتا) اور جب بندہ اللہ تعالی کے ہاں ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے تو کوئی بھی اس کی عزت نہیں کرتا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{جسے اللہ عزوجل ذلیل کردے اسے کوئی بھی عزت دینے والا نہیں ہے }.الحج (18) ۔

تعجب تو اس بات پر ہوتا ہے کہ بعض لوگ رمضان المبارک میں روزے رکھتے قیام کرتے ہیں اور اللہ تعالی کے راستے میں صدقہ وخیرات بھی کرتے ہیں اور رب العالمین کی اطاعت بھی بہت زیادہ کرتے ہیں لیکن جیسے ہی رمضان المبارک کا مہینہ گزرا تو ؟

ان کی فطرت بدل جاتی ہے اور اپنے رب کے ساتھ ان اخلاق اور ہی ہو جاتا ہے آپ دیکھیں کہ وہ نہ تو نماز پڑھتا ہے اور نہ ہی اعمال صالحہ میں وہ کثرت اور تیزی رہتی ہے بلکہ ان میں قلت آجاتی اور وہ ان سے بھاگنے لگتا ہے ۔

وہ معاصی اور گناہ کا ارتکاب کرنے لگتا ہے اور وہ کئی انواع واقسام میں اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی کرنے لگتا اور اللہ مالک الملک جو کہ قدوس السلام بھی ہے کی اطاعت وفرمانبرداری سے دور بھاگتا ہے ۔

اللہ کی قسم وہ لوگ تو بہت ہی برے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالی کو صرف رمضان المبارک میں ہی پہچانتے ہیں ۔

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ رمضان المبارک کے بعد زندگی کا ایک نیا صفحہ کو لکھے جس میں اللہ تعالی کی طرف توبہ ورجوع اور ہر وقت اور ہر گھڑی میں اللہ تعالی کی اطاعت ومراقبہ کرتا رہے ، تواس طرح ہر مسلمان شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ مستقل طور پر اللہ تعالی کی اطاعت کرتا رہے اور ہر گناہ ومعصیت کے کام سے بچے اور رمضان المبارک میں جو اطاعات واللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا اسے رمضان کے بعد بھی جاری رکھے ۔

اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے :

{دن کے دونوں حصوں میں نماز کی پابندی کرتے رہو اور رات کی گھڑیوں میں بھی نماز پڑھا کرو یقینا نیکیاں برائیوں کو مٹا ڈالتی ہیں ، یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے ہی نصیحت ہے} ھود (114) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اور برائی ہوجائے تو بعد میں نیکی کیا کرو اس برائی کو وہ ختم کردے گی ، اور لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آیا کرو) ۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اللہ تعالی نے مخلوق کو جس مقصد کے لیے پیدا فرمایا ہے وہ صرف اور صرف اپنی وحدہ لاشریک کی عبادت ہے ، جو کہ ایک عظیم بلند اور اعلی مقصد ہے ، اور وہ یہی ہے کہ ہم عبودیت صرف اللہ عزوجل کی بجالائیں ۔

ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک میں یہ کام بہت اچھے انداز میں ہوتا ہے اور دیکھتے ہیں کہ لوگ جوق در جوق اکیلے اور گروپوں میں مساجد کا رخ کرتے ہیں ، ہم نے یہ بھی دیکھا کے وہ فرائض کی ادائیگی میں بھی وقت کی پابندی کرتے اور صدقہ وخیرات کرنے پر حریص ہوتے ہیں ۔

نیکی وبھلائی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور ان میں جلدی کرتے ہیں اور اسی چیز میں سبقت لے جانے والوں کو سبقت لے جانی چاہیے ، اور ایسا کام کرنے والے ان شاء اللہ ماجور ہے ۔

لیکن اب ایک چیز باقی ہے کہ اس نیکی اور بھلائی پر دنیا وآخرت کی زندگی میں کون ثابت قدم رہتا ہے اور اللہ تعالی کسے ثابت قدمی عطا کرتا ہے ، تو رمضان المبارک کے بعد اللہ تعالی جسے اعمال صالحہ پر ثابت قدم رکھے اس کے لیے بہت بڑي کامیابی ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{تمام تر صاف ستھرے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک وصالح اعمال ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤ گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے اور ان کا مکر برباد ہوجائے گا} فاطر (10) ۔

اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ہر وقت اور دور میں اعمال صالحہ اللہ تعالی کے قرب کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں ، پھر یہ بھی ہے کہ جو رب رمضان المبارک کا ہے وہی رب جمادی اور شعبان وذی الحجہ اور محرم اور صفر اور باقی سارے مہینوں کا بھی ہے ۔

اس اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہمارے جو عبادت مشروع کی ہے وہ اسلام کے پانچ ارکان میں ہے جن میں رمضان المبارک کے روزے بھی ہیں جو ایک وقت محدد میں آتے ہیں ، تو اس طرح باقی ارکان حج زکاۃ ونماز وغیرہ میں بھی ہم اللہ تعالی کے سامنے جواب دہ ہیں ۔

لھذا ہمیں وہ بھی کما حقہ ادا کرنا ضروری ہیں تا کہ اللہ تعالی کی رضا حاصل ہو اور پھر ہمیں اس کی کوشش کی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالی نے ہمیں جس مقصد کے لیے پیدا فرمایا ہے وہ بھی پورا ہو۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور میں نے توجنوں اور نسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا فرمایا ہے}.الذاریات (56)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے صحابہ کرام کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی راہنمائی کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

.{کچھ درہم دینار سے بھی سبقت لے جاتے ہیں ۔۔۔۔}.۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی.بیان کیا ہے کہ اگر صدقہ کرنے والا صحت منداور صحیح ہو اور اسے فقر کا بھی کا خدشہ ہو تو اس وقت کا کیا ہوا صدقہ اللہ تعالی کے ہاں بہت زیادہ وزن رکھتا ہے اور اس کے اعمال صالحہ میں وزن کا باعث ہوگا۔

لیکن وہ جو صدقہ کرنے کو ٹالتا رہتا اور کہتا ہے کہ میں عنقریب صدقہ کروں گا لیکن کرتا نہیں اور جب اسے.بیماری آدبوچتی ہے تو کہتا ہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا دے دو، تو اس طرح کے آدمی کے بارہ اللہ.بچائے کہ اس کے اعمال کو رد کر دیا جائے اور اس کے اعمال تبار ہو جائیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اللہ تعالی توبہ صرف انہی لوگوں کی قبول فرماتا ہے جو نادانی اور جہالت کی بنا پر کوئی عمل کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلد ہی اس سے توبہ بھی کرتے ہیں اور اس سے باز آجاتے ہیں تو اللہ تعالی بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے، اللہ تعالی بڑے علم والا اور حکمت والا ہے۔

ان کی توبہ قبول نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مرجائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے}(17-18)۔

تو اس لیے متقی وصاف شفاف مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی سے ڈرتا رہے اس کا تقوی اختیار کرے اور اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پر حرص رکھے اور ہر وقت وہمیشہ کے لیے خیر وبھلائی اور دعوتی کاموں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول رہے۔

مومن کے زندگی کے ایام وشب خزانے کی طرح ہیں وہ دیکھے کہ اس نے اس میں کیا کچھ اضافہ کیا اور جمع کر رکھا ہے اگر تو اس نے ان ایام وشب کے اندر نیکی وبھلائی کے کام کر کے اپنے زخیرہ میں نیکیوں کا اضافہ کیا تو یہ اشب وروز اس کے حق میں گواہی دیں گے اور اگر اس نے اس کے علاوہ کچھ اور کیا تو وہ سب کچھ اس پر وبال ہوگا ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ مجھے اور آپ کو خسارہ ونقصان سے.بچا کر رکھے۔ آمین۔

پھر علماء کرام رحمھم اللہ تعالی کا یہ بھی قول ہے کہ :

قبول اعمال کی علامت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نیکی اور اعمال صالحہ کے بعد اور نیکی کرنے کی توفیق دیتا ہے تو اس طرح نیکی بہن بہن کی آوازیں لگاتی ہے، اور برائی بھی بہن کی بہن کی آوازیں لگا کر اپنی دوسری برائی کو دعوت دیتی ہے اللہ تعالی اس سے.بچا کر رکھے۔

اس لیے جب اللہ تعالی بندے کی رمضان المبارک میں کی ہوئی عبادت کو شرف قبولیت بخشتا ہے اور انسان اس رمضانی مدرسہ اور ورکشاپ سے مستفید ہوتا اور اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پر استقامت اختیار کرتا ہے تو پھر وہ بھی اس قافلے میں شامل ہوتا ہے جن کی عبادت ودعا اللہ تعالی نے قبول فرمالی :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

{واقعی جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب وپروردگار اللہ تعالی ہے اور پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے نازل ہوتے (اور یہ کہتے ہیں) کہ تم پر کچھ بھی اندیشہ نہیں اور غم بھی نہ کرو بلکہ اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے ، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب کچھ تمہارے لیے (جنت میں) ہے} فصلت (30-31)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{بلاشبہ جن لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ ہمارا رب وپروردگار اللہ تعالی ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کرلی نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے}. الاحقاف (13)۔

تو اس طرح استقامت کا یہ قافلہ ایک رمضان سے لیکر دوسرے رمضان تک چلتا رہتا ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(نماز دوسری نماز تک اور رمضان دوسرے رمضان تک اور حج دوسرے حج تک جب تک کبیرہ گناہوں سے بچا جاتا رہے تو (یہ سب کچھ) صغیرہ گناہوں سے کفارہ بن جاتی ہیں)۔

اور اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالی کا بھی ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمان ہے :

.{اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے}. النساء (31)۔

اس لیے مومن کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی عاقل وبالغ ہونے کے پہلے دن سے لیکر اپنے آخری سانسوں تک استقامت کے قافلہ اور نجات کی کشتی میں سوار رہے ، تو اس طرح وہ لاالہ الااللہ کے سایہ چلے گا اور اللہ تعالی کی نعمتوں کا سایہ حاصل کرے گا ۔

کیونکہ یہی دین حق ہے اور اللہ تعالی نے ہم پر رمضان المبارک میں استقامت اختیار کرنے کا احسان بھی کیا ہے اور وہی ہے جو ہم پر اپنی عطا وفیض کا انعام اور فضل کرم کرتا اور ہمیں عزت سے نوازتا ہے کہ ہم رمضان کے بعد بھی اس کی اطاعت وفرمانبرداری اور عبادت کرتے رہیں ۔

اس لیے ہمارے مسلمان بھائی آپ یہ مت بھولیں کہ اللہ تعالی نے آپ کو رمضان المبارک میں اعتکاف اور صدقہ وخیرات اور رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق دے کر احسان فرمایا اور آپ پر یہ بھی احسان کیا کہ آپ اللہ تعالی سے دعا کرتے اور اسے اللہ تعالی نے شرف قبولیت بخشا ۔

بھائی آپ یہ بھی نہ بھولیں کہ یہ نیکیاں اور یہ توفیق ایسی چیز ہے جس کا آپ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اس کی حفاظت کرنا بھی نہ بھولیں اس لیے اس کی حفاظت کا حق ادا کریں لھذا ان نیکیوں کو برائیوں اور باطل اعمال کے ذریعے ختم نہ کریں ، اس لیے آپ خیر وبھلائی کا بیج بونے کی کوشش کریں اور سعادت وفلاح کامیابی کے راستے پر چلتے ہوئے استقامت اختیار کریں جس سے آپ کو اللہ تعالی اور دار آخرت حاصل ہوگا ۔

توپھر اس وقت آپ کو یہ کہا جائے گا کہ آپ اس جنت کے ساتھ خوش ہوجائیں جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے اور متقی وپرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے ، اور پھر آپ اللہ تعالی کی اس منادی میں شامل ہوں گے :

اے بھلائی اور خیر کے کاموں سے دور بھاگنے والے واپس آجاؤ اس لیے کہ اللہ تعالی آگ سے چھٹکارا دے رہا ہے ، اور اے شر و برائی کرنے والے رک جا اور اسے کم کردے ۔

اور آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر بھی عمل کرلیا :

(جس نے بھی رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پہلے سب گناہ معاف کردیے گئے ، اور جس نے بھی لیلۃ القدر کا ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پہلے سب گناہ معاف کردیے گئے) ۔

ہم اللہ عزوجل سے دعا گو ہیں کہ جس نے ہم اور آپ پر رمضان کے روزے اور اعتکاف اور عمرہ اور صدقہ وخیرات کرنے کی توفیق بخش کر احسان کیا اور ہم پر ایمان وھدایت اور تقوی کا بھی احسان کیا اور پھر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمارے اعمال صالحہ بھی قبول فرمائے اور ان اعمال پر ہمیں استقامت کی توفیق بخشے اس لیے کہ اعمال صالحہ پر استمرار اور انہیں مستقل کرنا اللہ تعالی کی بہت ہی بڑي قربت ہے ۔

اور اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا : مجھے وصیت ونصیحت فرمائیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا :

(کہو کہ میں اللہ تعالی پر ایمان لایا اور پھر اس قول پر استقامت اختیار کرو) صحیح بخاری وصحیح مسلم ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

(کہو کہ میں اللہ تعالی پر ایمان لایا ، پھر اس پر جم جاؤ اور استقامت اختیار کرو ، وہ کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو سب لوگ کہتے ہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم سے پہلے لوگوں میں ایک قوم نے یہ کہا لیکن انہوں نے اس پر استقامت اختیار نہیں کی) مسند احمد ۔

تو اس لیے مومنوں پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت اور استقامت پر قائم رہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ایمان والوں کو اللہ تعالی پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ تعالی بہکا دیتا ہے اور اللہ تعالی جو چاہے کرتا ہے }. ابراھیم (27) ۔

جو اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پر استقامت اختیار کرتا ہے اسی کی وہ دعا بھی قبول ہوتی ہے جو ایک دن میں پچیس بار سے بھی زیادہ مرتبہ دھرائی جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے :

.{اے اللہ ہمیں صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ }. ، جو ہم سورۃ فاتحہ میں ہر رکعت کی اندر پڑھتے ہیں ۔

ہم اسے زبان سے کیوں ادا کرتے ہیں اور اس پر ہمارا اعتقاد جازم کیوں ہے اس لیے کہ جب ہم اس پر استقامت اختیار کریں گے تو اللہ تعالی ہمیں معاف فرما دے گا لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم اس کی عملی تطبیق میں سستی کرتے ہیں ، لھذا ہم پر ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اس پر عملی اور اعتقادی اور قولی طور پر تطبیق کریں ۔

اور پھر اس صراط مستقیم کے قافلے میں شامل ہوں اور ہم ایاک نعبد وایاک نستعین کی راہ پر اھدنا الصراط المستقیم کی چھاؤں میں چلتے ہوئے آسمان وزمین جتنی چوڑی جنتوں کے مالک بن کر اس میں داخل ہوں اور اس جنت کی چابی لاالہ الااللہ ہے اس پر عمل کرکے اسے ضرور حاصل کریں ۔

جب تک ہم اس کے معانی اور لوازمات پر عمل نہیں کرتے اس وقت تک جنت میں داخلہ ناممکن ہے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمارا اور آپ کا خاتمہ خیر و بھلائی پر کرے آمین ۔

رمضان المبارک کے بعد لوگوں کی کئ اقسام وانواع بن جاتی ہیں جن میں سب سے بڑی دو قسمیں ہیں :

ایک قسم تو وہ ہے کہ آپ انہیں رمضان المبارک میں اللہ تعالی کی اطاعت کرنے میں مجتھد پائیں گے ، آپ اسے جب بھی دیکھں یا تو وہ سجدہ میں ہوگا اور یا پھر قیام کررہا ہوں کا یا پھر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے پائیں گے ، اور یا پھر آپ اسے روتا ہوا پائیں گے کہ آپ کو سلف کی عبادت یاد آئے گی ۔

اور آپ اس کی شدت اجتھاد اور کوشش کی وجہ سے اس کے ساتھ شفقت وپیار اور محبت کرنے لگیں گے ، لیکن جیسے ہی شرف وفضیلت کا مہینہ رمضان المبارک ختم ہوا تو وہی شخص اپنی معاصی اور گناہ کی زندگی کی طرف لوٹ آیا گویا کہ وہ اطاعت کے قیدخانہ میں بند تھا ۔

تو اس طرح وہ شہوات ھفوات اور غفلت کی طرف واپس آکر یہ گمان کرتا ہے کہ اس میں ہی اس کے ھم وغم اور پریشانی کا علاج ہے اور وہ مسکین یہ بھول جاتا ہے کہ معاصی اور گناہ ھلاکت کا سبب ہیں ۔

وہ بھول جاتا کہ ہے کہ گناہ اور معاصی زخم ہیں اور پھر ان میں سے کچھ ایسے زخم بھی ہیں جو اسے قتل بھی کرسکتے ہیں ، تو دیکھیں کتنے گناہ اور معصیت ایسے ہیں جس کی بنا پر بندہ موت کے وقت کلمہ لاالہ الااللہ سے محروم ہوجاتا ہے ۔

وہ رمضان المبارک کا پورا مہینہ اطاعت وفرمانبرداری اور ایمان وقرآن کی تلاوت اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے والی سب عبادات میں گزارنے کے بعد دوبارہ پیچھے کی جانب اوندھے منہ جاگرتا ہے (لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

اور سالانہ (فصلی بٹیرے کی طرح) عبادت کرنے والے جنہوں نے صرف موسم میں ہی عبادت کرنی ہوتی ہو وہ صرف اللہ تعالی کو اسی موسم میں جانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں یا پھر کسی سزا کے ڈر سے لیکن جب یہ موسم چلا جائے تو اطاعت وفرمانبرداری بھی ختم افسوس ان کی یہ عادت تو بہت ہی بری اور غلط حرکت ہے :

ایک شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے :

نمازی نے نماز صرف کسی مطلب کے لیے پڑھی اور جب وہ مطلب پورا ہوگیا تو نہ نماز اور نہ ہی روزہ ۔

افسوس ! تو بتائیں کہ جب رمضان المبارک کے بعد پھر اسی غلط کاموں اور شنیع حرکتوں کی طرف پلٹنا ہے تو پھر اس پورے مہینہ کی عبادت کا کیا فائدہ ؟

دوسری قسم :

رمضان کے بعد لوگوں کی دوسری قسم وہ ہے جنہیں رمضان المبارک کے جانے کا افسوس ہوتا اور انہیں تکلیف محسوس ہوتی اس لیے کہ انہوں نے رمضان المبارک میں عافیت کی مٹھاس چکھی ہے جس کی بنا پر ان کے صبر کی کڑواہٹ جاتی رہی ۔

اس لیے کہ انہوں نے اپنے آپ کی حقیقت کو پہچان لیا کہ وہ اپنے رب کی محتاج ہے اور اس کی اطاعت بھی کرنی ہے ، اسی لیے انہوں نے روزے بھی حقیقی روزے رکھے اور رمضان المبارک میں راتوں کا قیام بھی شوق سے کیا ۔

اس لیے رمضان المبارک کے وداع ہونے سے ان کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ان کے دل دھل جاتے ہیں ، اور ان میں گناہوں کا اسیر یہ امید رکھتا ہے کہ وہ آگ سے آزادی حاصل کر کے نجات حاصل کر لے گا ، اور قبول اعمال کے قافلہ میں شامل ہو گا ،

میرے بھائی آپ اپنے آپ سے سوال کریں کہ آپ ان دونوں قسموں میں سے کس قسم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ؟

اور اللہ کی قسم کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں ، الحمد للہ ، بلکہ اکثر کو تو علم ہی نہیں ۔

اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان کے بارہ میں مفسرین کا قول ہے کہ :

.{کہہ دیجئے! ہر شخص اپنے طریقے پر عمل کرتا ہے }. الاسراء (84) ۔

مفسرین کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ہر شخص اپنے پائے جانے والے اخلاق کے مماثل اعمال کرتا ہے ، اور اس میں کافر کی مذمت اور مومن کی مدح ہے ۔

میرے بھائی آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ اللہ تعالی کے ہاں محبوب اور پسندیدہ عمل وہ ہیں جو ہمیشہ کیے جائیں چاہے وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

.{لوگو! جتنی بھی طاقت رکھتے ہو عمل کیا کرو اس لیے کہ اللہ تعالی کو ملال نہیں ہوتا حتی کہ تم خود تنگ دل ہو کر اکتاہٹ محسوس کرنے لگو، اور اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے چاہے وہ کم ہی کیوں نہ ہوں، اور جب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عمل کرتے تو اس پر ہمیشگی اور دوام کرتے تھے }. صحیح مسلم ۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا کہ اللہ تعالی کے ہاں سب سے محبوب اور پسندیدہ ترین اعمال کون سے ہیں ؟ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا : (ہمیشہ کیا جانے والا اگرچہ وہ کم ہی ہو) ۔

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سوال کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی کیفیت کیا تھی ؟ کیا وہ ایام میں سے کسی دن کو خاص کیا کرتے تھے ؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جواب میں فرمایا :

نہیں ان کے اعمال تو ہیشگی والے ہوتے تھے ، اور تم میں سے کون ہے جو یہ طاقت رکھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح عمل کر سکے ۔

تو عبادات کی مشروعیت ان کی شرائط اللہ تعالی کے ذکر کی طرح ہیں ، اور حج اور عمرہ اور ان کے نوافل ، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ، طلب علم ، جہاد فی سبیل اللہ ، اور اس کے علاوہ دوسرے اعمال کرنے کی کوشش کریں اور ان پر مداومت اور ہمیشگی کریں ۔

اور حسب استطاعت عبادات کو بجالانے کی کوشش کریں ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم پر رحمتیں نازل فرمائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم.